## سوال

کیا بیٹے اور بیٹی کو والدین کے اختیار کردہ رشتہ سے انکار کا حق ہے

## جواب

الحمد للہ.

شروط نکاح میں یہ شامل ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کی عقد نکاح پر رضامندی ہو جس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں موجود ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( کنواری کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جاسکتا ، اور نہ ہی شادی شدہ بھی اس کے مشورہ کے بغیر بیاہی جاسکتی ہے ۔

صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت کیسے ہوگی ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب وہ خاموشی اختیار کرلے ) صحیح بخاری حدیث نمبر (5136) صحیح مسلم حدیث نمبر (1419) ۔

تو نکاح کے لیے خاوند کی رضامندی ضروری ہے اور اسی طرح بیوی کی بھی رضامندی ہونا لازمی ہے ، لھذا والدین کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بیٹے یا پھر بیٹی کی شادی اس سے کریں جسے وہ ناپسند کرتے ہوں ۔

لیکن اگر والدین نے شادی کے لیے ایسا رشتہ اختیار کیا ہو جو نیک اور صالح اور اخلاقی لحاظ سے بھی صحیح ہو تو پھر بیٹے یا بیٹی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس میں اپنے والدین کی اطاعت کرے ، اس لیے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( جب تمہارے پاس ایسا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کردو ) سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1967) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح سنن ترمذی (865) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

لیکن اگر والدین کی یہ اطاعت بعد میں علیحدگی کا باعث بنے تو پھر اس میں والدین کی اطاعت لازم نہیں ، اس لیے کہ ازدواجی تعلقات کی اساس ہی رضامندی ہے ، اور پھر یہ رضامندی شریعت کے موافق ہونی ضروری ہے ، وہ اس طرح کہ بچے یا بچی کو دین اور اخلاق والے شریک حیات پر راضی ہونا چاہیے ۔

الشیخ ڈاکٹر خالد المشیقح

اور اگر بچہ اس میں والدین کی اطاعت نہیں کرتا تو نافرمان شمار نہیں ہوگا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ن(344)۔

**واللہ اعلم .**

اسلام سوال وجواب

26852